خمکدہ

از جناب سید ولایت حسین صاحب خمار دہلوی

بہر لب ترا ذکر و نام اللہ اللہ — محبت کا یہ رنگِ عام اللہ اللہ
نہ بادہ، نہ مینا، نہ جام اللہ اللہ — ترے مست کا یہ مقام اللہ اللہ
مرا قلب جلوہ مقام اللہ اللہ — محبت کا نقشِ دوام اللہ اللہ
بچاتے ہوئے غنچہ و گل سے دامن — چمن میں کسی کا خرام اللہ اللہ
ستارے فلک پر، فضاؤں میں جگنو — شبِ ہجر یہ اہتمام اللہ اللہ
دمِ مرگ بالیں سے اٹھنا کسی کا — یہ افسانۂ ناتمام اللہ اللہ
کہیں بے ضرورت ہے شرحِ محبت — کہیں احتیاطِ کلام اللہ اللہ
وہ چشمِ سیہ مست سے بارشِ مے — وہ لغزیدہ لغزیدہ گام اللہ اللہ
بہر گام لغزش، بہر گام سجدہ — رہِ شوق کا احترام اللہ اللہ
وہ رخسارِ تاباں پہ زلفِ معنبر — وہ یکجائی صبح و شام اللہ اللہ
کئے دے رہا ہے مجھے غرقِ مستی — ہر آنسو ہے بادہ بجام اللہ اللہ
وہ خود میری جانب بڑھے آ رہے ہیں — یہ جذبِ دلِ مستہام اللہ اللہ
مہ و مہر و انجم ہیں دیر و حرم میں — ترے حسن کا اہتمام اللہ اللہ
نظر حسن کی خود جھکی جا رہی ہے — مرے درد کا احترام اللہ اللہ
ہے اک وجد حسن آفریں پہ بھی طاری — تجلیٔ نقشِ تمام اللہ اللہ
یہ تخیلِ خیام کا اک مرقع — یہ ساقی، یہ بادہ، یہ جام اللہ اللہ
خمارؔ آج سر خود جھکا جا رہا ہے — یہ میخانہ کا احترام اللہ اللہ